کھلی چٹھی

(جسمیں مرزا کی پیشگوئی طاعون پر بحث ہے اور اسکی کتاب حقیقۃ الوحی اور اسکے آخری فیصلہ بحق مولوی ثناء اللہ و ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پر ریویو و استفسار مشتہرہ الحکم مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۰۷ء و اعلان مندرجہ الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۷ء متعلقہ طاعون کا)

جواب

تمہیدی ریمارک۔ مرزا کا استفسار الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا تو اس کے جواب میں خاکسار نے ایک خط ۷ مئی ۱۹۰۷ء کو لکھ کر قلمی ارسال کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ آپنے جو ۳۰ اپریل کے الحکم میں ایک یہ اصول بیان کیا ہے کہ جیسے بادشاہوں کی رسم ہے کہ جب انکا غصہ کسی شہر پر نازل ہوتا اور اسمیں قتل عام کا حکم دیا جاتا ہے تو جس شخص کو سلطنت سے کوئی خاص تعلق ہوتا ہے اسکی جان و عیال و اطفال کی نسبت شاہی فرمان جاری ہوتا ہے کہ ان پر کوئی سپاہی حملہ نہ کرے ویسے ہی خداتعالی کی عادت ہے* کہ جب زمین پر غضب الٰہی نازل ہوتا ہے تو جس شخص کو خداتعالے سے خاص تعلق ہوتا ہے اس کی نسبت ملائکہ کو حکم ہوتا ہے کہ اس گھر کے محافظ رہیں۔

پھر اسکے بعد یہ کہا ہے یہی وجہ ہے کہ جب طاعون دنیا پر نازل ہوئی تو اسکو

---

* یہ محض غلط و مغالطہ ہے جب کسی قوم پر عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے تو خدا کے مقبول اور صالحین کو بھی وہ عذاب دنیاوی شامل ہوتا ہے پھر آخرت میں صالحین کا حشر انکی نیت کے مطابق صالحین کے ساتھ ہوتا ہے۔ (دیکھو حدیث متفق علیہ مشکوٰۃ ۲۳۰) اور جنکو اس عذاب دنیاوی سے خداتعالے کو بچانا منظور ہوتا ہے انکو خداتعالے اس قوم اور انکی بستیوں سے نکل جانے کا حکم دیتا ہے جیسے حضرت لوط ع کو حکم ہوا تھا۔ دیکھو سورہ حجر رکوع ۵

ابتدائی زمانہ میں مجھے الہام ہوا کہ انی احافظ کل من فی الدار یعنے میں ہر ایک شخص جو اس گھر کی چار دیواری میں ہے اسکو طاعون سے بچاؤنگا۔ چنانچہ قریبًا گیارہ برس کا عرصہ ہوا ہے جب یہ الہام ہوا تھا اور اس مدت تک لاکھوں انسان اس دنیا سے شکار طاعون ہو کر مر گئے لیکن ہمارے اس گھر میں اگر ایک چوہا بھی داخل ہوا۔ تو طاعون سے محفوظ رہا۔

پھر اسکے بعد استفسار کیا ہے۔ کہ یہ کسقدر عظیم الشان معجزہ ہے چاہیئے کہ ہمارے مخالف مسلمان اور آریہ اور عیسائی اس بات کا جواب دیں"!

اس جواب میں چونکہ آپنے مخالف مسلمانوں کو بھی مخاطب کیا ہے اور اس خاکسار کو اپنے مخالفین کا سرگروہ کہا ہوا ہے۔ لہذا میں اس استفسار کا یہ جواب دیتا ہوں کہ اس میں جو کچھ آپنے کہا ہے محض خلاف واقعہ اور بالکل غلط ہے۔ اس میں آپنے یہ جتایا ہے کہ آپکا کوئی پیرو جو آپکی چار دیواری میں تھا طاعون سے ہلاک نہیں ہوا۔ اور چار دیواری کی تشریح اپنی کشتی نوح صفحہ ۱۰ سطر ۶ وغیرہ میں روحانی چار دیواری سے کی اور یہ بات کہی ہوئی ہے کہ "اسجگہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی ہیں جو میری پوری پیروی کرتے ہیں اور میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ اس تشریح کے مطابق اور نیز اس تعمیم اور فضل و رحم عمیم کی رو سے (جو ایک رہگذر کتے۔ آپکے گھر میں داخل ہونے والے کو بھی شامل ہے) اس پیشگوئی کا راست ہونا اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپکے پیرواں سے ادنے سے ادنی کتے کا درجہ رکھنے والا بھی شکار طاعون نہوتا حالانکہ آپکے بڑے بڑے مشنری (آپکی رسالت کی تبلیغ کرنے والے اور آپکے مذہب کو دنیا میں پھیلانے والے) اور

دارالامان قادیان کے مہاجر (اپنے وطن چھوڑ کر وہاں ڈیرے جمانے والے) شکار طاعون ہو چکے ہیں جن کی تعداد بہت ہے مگر ہم سر دست تین شخصوں* کے جو سینکڑوں مرزائی اشخاص کے لیڈر (رہبر) تھے نام پیش کرتے ہیں:-

اول مولوی برہان الدین جہلمی جو مرزائیاں علاقہ جہلم اور اسکے اطراف کا پیشوا تھا- دوم مولوی جمال الدین باشندہ ساکن سید والہ ضلع منٹگمری جو اس علاقہ کے مرزائیوں کا پیشوا تھا- سوم- محمد افضل سابق ایڈیٹر البدر جو آپکے مذہب کی خدمت اور اخبار کے ذریعہ دنیا میں اسکی اشاعت کرنے میں آپکے ان اصحاب کبار اور نامیان ذوے الاقتدار سے تھا- جن کے ذریعہ آپ کے مذہب کو دنیا میں رواج ہوا ہے اور وہ خاصکر دارالامان قادیان کی چار دیواری ظاہری و خاکی میں ڈیرہ جمانے کا شرف بھی حاصل کر چکا تھا-

ان کی نسبت میں آپسے یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا لوگ آپکی پیروی میں اس رہگذر کتے کے (جو اتفاقاً آپکے گھر میں داخل ہو جائے) کے برابر بھی نہ تھے کہ وہ طاعون کے شکار ہو گئے اور خدا تعالے کے فرشتے ان کو طاعون سے بچا کر اس حکم الہی کے کہ اس گھر کے محافظ رہو کا رہند ہوئے-

اس سوال کے جواب میں اگر آپ یہ کہینگے کہ وہ لوگ مرض طاعون سے ہلاک نہیں ہوئے تو اگرچہ اس جواب سے وہ لوگ جو آپکی کورانہ تقلید اور اندھا دھند مریدی میں پھنسے ہوئے ہیں اور اپنا دین و ایمان و عقل سب کچھ فروخت کر کے مصرع- اگر یابم خریدارے فروشم دین و ایمان را- کا مصداق ہو گئے یا

* لاہور میں حکیم فضل الہی مرزا کا گویا ایجنٹ تھا اور اسکا گھر مرزائیوں کا ہیڈ کوارٹر یا ہوٹل تھا وہ بھی طاعون سے ہلاک ہوا- اور بری سختی و عذاب سے مرا- خاکسار لاہور سے تحقیق کر چکا ہے-